کو بھوک کے پھیلاؤ کے خلاف ایک اکسیر تریاق کے طور پر تسلیم اور قبول نہیں کیا جا سکتا۔

بھوک کے مسئلہ کا اسلامی حل بھوک ایک نہیں کئی طرح کی ہوتی ہے۔ روٹی کی بھوک، زمین کی بھوک، جنسی بھوک۔ لیکن ان سب میں بنیادی اور شدید ترین بھوک خود زندہ رہنے کی بھوک اور موت کا خوف ہے۔ انسان اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے جنون میں ہر چیز کی قیمت پر خود غرضی کا وحشیانہ کھیل کھیل سکتا ہے۔ غیر مذہبی اور مادہ پرستانہ نظریات میں زندگی کا تصور محض گہوارہ سے قبر تک پھیلا ہوا ہے زمانی اعتبار سے اس کی چھوٹی سے چھوٹی مدت یقین کے ساتھ مقرر نہیں کی جا سکتی۔ ظاہر ہے کہ یہ زندگی کا ایک محدود ترین، تنگ ترین اور مشکوک ترین تصور ہے۔ ایک تنگ تصور سے ...... تنگ نظری، شک و شبہ اور مفادات کے تحفظ کے لئے تعجیل پسند وحشیانہ خود پرستی پیدا ہونا لازمی امر ہے بہتر سے بہتر مادی نظریات حیات زمین اور زندگی کی حدوں میں کسی نہ کسی ارضی بھوک کو باقی رکھنا چاہتے ہیں اور کسی ایک بھوک کو مٹانے کے لئے کسی دوسری بھوک کے محور پر گردش کرتے ہیں۔ دنیا میں ان کی ناکامی اور انتشار آفرینی کی یہی بنیادی وجہ ہے۔

اسلام زندگی کے اس محدود تصور کو بے کراں وسعتیں عطا کرتا ہے۔ وہ موت کے بعد حقیقی جاودانی زندگی کا یقین دلاتا ہے۔ ایک فرد کا پوری انسانیت اور پوری انسانیت کا پوری مرئی اور غیر مرئی کائنات سے رابطہ پیدا کرتا ہے۔ اس وسیع ترین تصور زندگی کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے پوری انسانیت اور کائنات کے مفادات کی حفاظت لازمی قرار دیتا ہے۔ ارضی، انفرادی زندگی کی خود غرضانہ بھوک کا تبادلہ ایک دوسری ابدی زندگی کی بھوک سے کرتا ہے جو قدرتی اور نفسیاتی اعتبار سے تنازع للبقاء کی ہر کشمکش اور تصادم کو اجتماعی، آفاقی ہم آہنگی میں تبدیل کر دینے کا پہلا اور آخری اسلوب ہے اس مقام پر اپنی ابدی زندگی کے حصول کے لئے ایک فرد پوری انسانیت اور پوری کائنات کو اس ارضی زندگی کی ہر قیمت پر زندہ رکھنا اپنے مفاد میں لازمی سمجھنا سیکھ لیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پر خودی کی مجرمانہ زندگی موت نظر آنے لگتی ہے اور دوسروں کا پیٹ بھرنے کے لئے خود بھوکا مرجانا زندگی کی جاودانی راحت قلب و روح پر انڈیلنے لگتا ہے۔ ابدی زندگی کی یہ بھوک دنیا کا وہ بلند ترین مقصود حیات ہے جس پر زندگی